

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية في كتابه العزيز



ترجمہ و تفسیر قرآن مجید

مطبع دارالعلوم دیوبند

Handwritten notes in Urdu script on the left margin, including '۱۹۳۲' and '۱۹۳۱'.

5661 Q-107

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی شفیع المذنبین خاتم المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
 اما بعد میں سمیع مومنین باریک بین صاحب حق یقین ہو کہ اس رسالہ مسیح حفاظت
 الایمان عن قرن الشیطان میں بنا برتنبہ عوام چند اعتراضات جناب مولوی
 زاہد حسین صاحب حنفی و ظاہر العالی معہ اجوبہ باطلہ فرقہ ضالہ و نابیان محمدی نام درج
 ہیں تاویدار بنائیوں پر چوتوں کی قلمی کہیں جائے اور پھر کہیں کوئی آنکے دام میں نہ آئے
 ۱۔ بزیر وقتی طبع کنندہ دارندہ دراز دوستی این طول استیسان ہیں اعتراضات
 مولوی زاہد حسین صاحب اعتراض اول تقویۃ الایمان کے فقروں پر اور تیسری بات
 یہ کہ بعض کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ انکو عبادت کہتے ہیں انتہی خاص کہ
 کہتے ہیں اور عبادت کہہ کہتے ہیں تعریف اسکی بیان کیجئے جو اب خضر محمود صاحب یہ اقرار
 نہیں کیونکہ اعتراض کی معنی جرح قدح ہی اور بیان تو لفظوں کے معنی پوچھے جاتے ہیں پس یہ اعتراض
 نہوا جواب مولوی زاہد حسین صاحب سوال تعریف سے ہوا ہی نہ کہ لفظوں کے
 معنی پوچھنے سے جواب خضر محمود صاحب جسکو آگے اعتراض میں داخل کیا اب اسکو سوال نہرا
 ہیں اور تعریف اور معنی بیان کرنے میں معترض نے فرق بتلایا ہی سو یہ فرق کیسا ہوتا ہی بیان
 کریں اور تعریف اور معنی بیان کرنا کسی جگہ میں مستند ہوتا ہی یا نہیں بیان کریں اور اس سے سر اعتراض
 میں پوچھنے کا لفظ بالکل لغوی کیونکہ لفظ سوال میں پوچھنے کا معنی آچکا معترض صاحب نے آگے

سوال کو جو اعتراض تھا اس کے عہدہ سے برز آئے بدستور اعتراض دوم کے مقابلہ جو جواب اور سے
دیا گیا اس کے عہدہ سے یہی برز آئے یہ بات حاضران محفل پر جو جانہیں کے لوگ ہیں انہیں شریعت سے
۲۵ دین شعبان ۱۲۹۲ ہجری مقدسہ دستخط خضر محمود صاحب : دستخط غلام مصطفیٰ صاحب
دستخط محمد عزیز اللہ صاحب : دستخط نبی میاں صاحب جواری میں ہی ہے +

اعتراضات مولوی زاہد حسین صاحب بر فقرات تقویۃ الایمان

صاحب تقویۃ الایمان کہتا ہے اور باتہ باندہ کر کہڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے
گہر کے طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا خاص اللہ کو ہی دلیل اسکی قرآن و حدیث وغیرہ
سے گذار چاہے جواب خضر محمود صاحب اس اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر
ثابت کرنا مقصود ہی تفسیق میں کیجئے + جواب مولوی زاہد حسین صاحب بعد جواب
اعتراض کے جواب اس سوال کا دیا جاوے گا بہر صورت معتقدوں کی تقویۃ الایمان کی تکفیر و تفسیق
ہر دو ثابت کیا جائیگی + جواب خضر محمود صاحب اللہ کی تعظیم کے کام بالفرد و تقرب ہی کے

راہ سے ہوتے ہیں اور جو کام تقرب کے راہ سے ہوتا ہے وہ عبادت ہی پس وہ امور مذکورہ تعظیم اللہ
تقرب کی نظر کرتے عبادت میں اسے خدا کے ساتھ خاص میں اللہ نے فرمایا اللہ کتاب حکمت الی اللہ

ثم فصلت من لدن حکیم خیر ان لا تعبدوا الا الله الذی یہ کتاب ہی مضبوط کئے گئے آیتیں
اسکی تفصیل کی گئیں نزدیک سے حکمت دے خبردار کے کہ نہ عبادت کرو مگر خدا ہی کو + جواب

مولوی زاہد حسین صاحب جواب مذکور میرے اعتراض کے موافق نہیں اور آپ لفظ خاص اور عبادت کی
تعریف نہیں بیان کئے + جواب خضر محمود صاحب ہمارا بیشک سوال کے موافق ہی اور خاص اور عبادت

کی تعریف کا موقع ہونے کی سبب اس امر سے اعراض کیا گیا تھا چونکہ اعتراض نے تکفیر و تفسیق معتقد تقویۃ الایمان
کو خاص عبادت کی تعریف ہم سے پر موقوف رکھا ہے اسلئے لکھا جاتا ہے کہ خاص کسی چیز سے وہ امر ہوتا ہے

جو اسی چیز میں پایا جاوے و سرچیز میں نہ ہو اور عبادت نام ہی اکام کا جو تقرب و تعظیم کی راہ ہو + مرقوم ۲۵ دین
دستخط خضر محمود صاحب : دستخط غلام مصطفیٰ صاحب : دستخط نبی میاں صاحب جواری میں ہے + دستخط محمد عزیز اللہ صاحب

اغلاط مجیب، غلطی اول معترض نے سوال خاص اور عبادت کی تعریف سے کیا نہ کی
 معنی سے کیونکہ تعریف اسکو کہتے ہیں کہ جامع ہو چھ افراد کو اپنے اور مانع ہو و دخول غیر کو چنانچہ شرع
 مانع جامی میں مذکور ہی اور معنی قصد کر نیو کہتے ہیں چنانچہ غیاث اللغات میں ہی معنی قصد کر دہ شدہ
 قصد کردن، غرض اس پر قول معترض کا خود دلالت کرتا ہی اور وہ یہ ہی کہ سوال تعریف سے ہوا ہی
 نہ کہ لفظوں کے معنی پوچھنے سے، غلطی دوم غرض معترض کا اس سوال سے یہ تھا کہ اول تعریف
 خاص اور عبادت کی مجیب سے اخذ کر لیکر مصنف تقویۃ الایمان کی گمراہی معلوم کر اوسے کہ نہ کہ تعریف
 خاص کی یہ ہی خاصۃ الشیئی مابین تصدیق و کلا یوجد فی غیرہ یعنی کسی شئی کا خاصہ وہ
 کہ مخصوص کسی شئی کے ساتھ ہو اور نہ پائے جاوے غیر میں بلکہ اسطرح ہی شرح مانع جامی میں اور
 تعریف عبادت کی قریب معلوم کر اوسے جاوے گی اور خود مجیب ہی بتائید فرزند محمد عثمان صاحب تعریف
 خاص کی اور وہ یہ ہے کہ خاص کسی چیز سے وہ امر ہو تا ہی جو اسی چیز میں پایا جاوے دوسری چیز میں نہ ہو پس
 اس پر دو تعریف سے بنظر غور دیکھو کہ مصنف تقویۃ الایمان جو تشبیہات کہ لایا ہی کہان انہیں تو
 خاص کی پائے جاتی ہی جیسا کہ کہا بعضی کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ انکو عبادت کہتے
 ہیں جیسے سجدہ کرنا اور رکوع کرنا اور ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے نام کا
 روزہ رکھنا اور اسکے گہر کے طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی
 جان کیونکہ یہ لوگ اس گہر کے زیارت کو جاتے ہیں اور راستے میں اس مالک کا نام پکارنا اور نام عقول
 باتیں کرنے سے اور سکار سے بچنا اور اسی قید سے وہاں جا کر طواف کرنا اور اس گہر کی طرف سجدہ کرنا
 اور اسکے طرف جانور لیجانا اور وہاں منتیں ماننے اور اس پر غلاف ڈالنا اور چوکیٹ کے آگے کہڑے ہر دو ما
 مانگے اور التجا کرنے اور دین دنیا کے مرادین مانگے اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اسکے دیوار سے اپنا منہ
 اور جہاں مانا اور اسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنے اور اسکے گرد روشنی کرنے اور اسکے مجاور بکرے کے ختمین
 مشتمل رہنا جیسے چھاڑ دینے روشنی کرنے فرش بچھنا پانی پلانا وضو اور غسل کا سامان لوگوں کے
 لئے درست کرنا اور اسکے کنوین کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں مباحثا غایبون کے واسطے

لیجنا رخصت ہوتے وقت آتے پاؤں چلنا اور سکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا و نہ
 نہ کاٹنا گھانسنے کا ٹرنا مویشی نہ چکانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے
 ہیں ہر جو کوئی کسی سر پر سے یا ہوت و پری سے یہ معاملہ کرے یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر کو یا کسی
 کے تہان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع
 کرے یا انکے نام کا روزہ رکھے یا وہاں ہاتھ باندھ کر گہرا ہووے التجا کرے مراد میں مانگے یا جانور
 چروے یا ایسے مکان میں ورد و رے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر
 پڑھاوے انکے نام کی چتری کہڑے کرے انکی قبر کو بوسہ دیوے سور چل چلے اس پر شامیانہ کہہ کرے
 رخصت ہونے کے وقت آتے پاؤں چلے چوکت کو بوسہ دیوے وہاں مجاور بنکر بیٹھے ایسے مقاموں
 کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنے اور ایسے قسم باتیں کرے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہر اسکو اشراک
 فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی اور کی کرے ہر یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق
 ہی یا یوں سمجھے کہ انکی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہر اور تعظیم کے برکت سے اللہ مشکلیں کہو لہ تباہی
 اسمیں ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہی انتہی بقولہ کے گہر کے مجاور بنکر بیٹھنا حالانکہ مجاور بننا مکہ معظمہ کے
 نزدیک امام اعظم اور امام مالک جہاں اللہ تعالیٰ کے مکروہ ہی اور نزدیک بعض کے مستحب ہے اور مجاور بننا
 مدینہ منورہ اور حجرہ شریف کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی جیسا کہ فتح القدیر میں ہے + اختلف العلماء

فی کراہۃ المجاورۃ بکعبۃ و ما فذکر بعض الشافعیان المحذور استنبھاہا الا ان یغیب علی ظنہ الوقوع فی المخطوۃ و
 قول ابی یوسف و محمد و زہب ابو حنیفہ و مالک الی کراہتہا و کان ابو حنیفہ یقول انہا یسیر دار البجرۃ + یعنی جنت
 اکیسے علماء مکروہ ہو نہیں مجاورت مکہ اور مکروہ نہیں ہونے میں اسکے پس فرمایا بعض علماء شافعیہ کے تحقیق
 کہ مختار مستحب ہے مگر اسکو گمان غالب ہو کہ واقع ہوا مرہونوع میں اور یہ قول ابی یوسف اور محمد کا ہی اور
 آگئے ابو حنیفہ اور مالک طرف مکروہ ہو مجاورۃ کے اور کہتے ہیں ابو حنیفہ تحقیق کہ وہ مکہ نہیں ہے و اگر ہجرت اس طرح
 ہی رہو المختار میں + اور مستحب ہونا مجاورۃ مدینہ منورہ اور حجرہ مقدسہ کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہی +

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت

بہا خان اشقم لم یوت بہار واہ احمد والقرنیہ اور مروی ہی بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص طاقت رکھے دینوں کے پے چاہے کہ مرے پیچہ دینہ کے پس تحقیق کہ میری
 شفاعت کرونگا اسے اس شخص کے جو مر گیا دینہ میں روایت کیا اسکا احمد اور ترمذی اور مجاہد و قحطی
 شریف کی حدیث خارجہ بن یس کے اپنے باپ سے ۱۰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم الحمد لہ ما جری وفہا مضجعی ومنہا مخزجی حق علی حفظ جبر وفہا
 من حفظ وصیتی انت لم شہیدایوم القیۃ ومن ضیعہا اور وہ اللہ تعالیٰ حوض الخبال
 قبل وما حوض الخبال یا رسول اللہ حوض من صدید اہل النار دینہ میری رحمت کی جگہ
 اور اسی میں میری نزار اور اسی سے ہی میری نکلنے کی جگہ ہی میری بہت بزرگوار کہنا مرے ہی گون کا اور
 اوسے میں جسے نگاہ رکھا وصیت کو میری ہو گا میں اسے اسکے گواہ قیامت کے روز اور جسے ضایع کیا اسکو
 لاؤنگا اسکو اللہ تعالیٰ حوض خیال رعم ضی کیا گیا رسول اللہ کیا ہی حوض خیال فرما حوض پکا وہ رجمہ کے قول
 رخصت ہوتے وقت اٹھتے پاؤں چلنا جسکو دل میں رحمت تھری کہتے ہیں اسکا امام نووی مناسک میں ہے
 لکھے ہیں کہ وہ فعل کر وہ کہیونکہ کوئی حدیث نہیں آئی اور نہ کوئی قول صحابہ کا اور جو چیز کہ نہیں اثر اسے اسکے
 نہیں وجہ کیا جائیگا اور سپر اور جمعیت کیا اسکا ابن کمال اور طرابلسی اپنی مناسک میں کہا تحقیق کہ کہنے اسکو علماء
 مذہب حنفی اور فرمایا امام زبلی اللہ پاؤں جانیہ عادت واسطے بزرگوں کے جاری ہوا اور انکار کرنا والا اسکا
 انکار کرنا والا جیسا کہ رد المختار حاشیہ رد المختار میں ہے وفی مناسک لنووی ان ذلک مکروہ لانا لیس فی سنیہ
 مرویہ ولا اثر محکم ولا اثر لایعرج علیہ وبعہ ابن کمال والطرابلسی مناسک لکھتے وہ فعل الا صحاب یعنی
 اصحاب مذہبنا وقال الریسی والعاۃ جاریۃ فی تعظیم الاکابر والمکر لک مکابر قال فی البحر لکن یفید علی وجہ لایحصر
 منہ صدم او علی لاصدہ اسطر ح تقویۃ الایمان میں بہت سے وہی باتیں ہیں انشا اللہ قریب معلوم کرایا
 جاوینگے حاصل کلام جب غرض معترض کا ثابت ہو چکا تو یسے جو چیز کہ اللہ کے لئے خاص نہیں اسکو خاص
 میں داخل کیا۔ سوال کرنا معترض کا تعریف خاص اور عبادت بنے بجا تھرا اور وہ حقیقت میں اعتراض کر
 ہی وراکثر چار سوال معنی اعتراض ہوتا ہے جیسا کہ نور الانوار میں آگے اسکو اعتراض کر کے کہا بعد از ان ہی

اعترض کو سوال کر کے کہتا ہی وروہ یہ ہوا وورد بین هذه الاربعة والثلاثين اعتراضين
 الشافعي رح عليهما مع جوابها على سبيل الجمل المعتبرة فقال ومحلية الزوج الثاني
 بحدیث العیلة لا بقوله حتى تنكح زوجا غیره وهو جواب سوال مقدر یرد
 علیہا من جانب الشافعی رح الحاصل اور لایا مصنف میان ان چار اور تین کے دو اعتراض شافعی رح
 کے ہا پر سائر جواب ان دونوں اعتراض کے علی سبیل جمل معترضہ کے پس کہا ومحلية الزوج الثاني بحدیث
 العیلة لا بقوله حتى تنكح زوجا غیره + اور وہ یعنی محلیۃ الزوج الثانی جواب سوال مقدر کا جو
 وارد ہوتا ہوا پر ہمارے شافعی رح کے اور شرح فصول الکبری جو خدا نواز سے ہی ۲۲ وین صفحہ میں لکھا ہی
 سوال در کتب ثابت شدہ کہ عمل لیا محاب نصب است و آن امر وجودی پس سقوط اعرابی کہ اثر جازم است
 در حال نصب چه وجه دارد + جوابش انیکہ در فعل منزله جر در اسم است باعتبار اختصاص این چنانچہ جر
 مختص باسم است جزم مخصوص بہ فعل است و چون نصب در اسم بعض صورت تابع جر بودایت مسلمات
 کردند آزاد فعل نیز بعض صورت پس نصب صورت جزم بخشیدند + اور ۲۹ وین صفحہ میں لکھا سوال
 اجتماع نونات در کلام فیہم واقع شدہ قال اللہ تعالیٰ فذلک الذی کم تکفنی فیہ - پس تنکرہ
 چگونہ بود - جوابش انکہ الخ اور غایۃ الاوطار ترجمہ و المختار میں ۳۰۳ صفحہ میں ہی طحاوی نے کہا کہ تنقیضہ
 جواب سوال ہی اسکی تقریر یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ رہنے دو پرندون کو بکے
 گہرون میں نو دور کرنا گہونسو نکا مخالف ہی اس امر کے شارح نے جواب دیا کہ یہ دور کرنا صفائی کے لئے
 ہی جو شرعا مطلوب ہے اس سے معلوم ہوا کہ حدیث کا حکم غیر مسجد کے لئے مخصوص ہی اور اسی کتاب کے
 ۸۵ ہ صفحہ میں ہے اس حدیث سے یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ اغنا حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ ایک فقیر کو
 پورا فطرہ نہ دیا جاوے پس چاہئے کہ ایک ہی کو پورا فطرہ دینا واجب ہو بمقتضای امر آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے سو شارح نے جواب دیا امر استحباب کے لئے ہو ورنہ تقدیم و تاخیر جائز ہوتی الخ - اب اہل انصاف
 بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین سوال ان احادیث میں جو پیدا ہوا ہر صاف بمعنی اعتراض کے ہی اور انکار انکا
 منکارہ ہی اور اس طرح کتابوں میں بہت جہا سوال معنی سے اعتراض کے آیا ہی اور سوائے

ان جوابات کے خود مجیب ہی اعتراض کو بعض سوال کیا ہر دور وہ یہی ہے۔ جواب ہمارا بیشک سوال کے
 موافق ہے اب ناظرین باتمکین غور کیجئے معترض کے اس اعتراض میں بجز لفظ اعتراض کے سوال
 کیا ہوا وہ وہابی صاحبوں کا کیا فہم ہے ہنگوین دلیل سو سو بس جان کے پہرہ اس آکر فیضیت ہو
 غلطی سوم قولہ اور اس دوسرے اعتراض میں جو جینے کا لفظ بالکل لغوی ہے الخ جواب شاید مجیب
 صاحب نے سورہ لم یکن ہی نہیں پڑھا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا خال الدین فیہا ابداً ہمیشہ رہیجے ج کے
 ہمیشہ۔ اسی صاحب خالین میں معنی ہمیشگی کا حاصل ہو چکا ہے اب ابولے کی کیا حاجت اگر لغو کہتے ہیں جانا
 باری کلام میں لغو واقع ہوا کہنا لازم آیا حالانکہ کلام جناب باری پاک ہر لغو سے اور اگر اچھے کچھ قیامت
 نہیں تو پر مہل تھا اعتراض مجیب کا۔ جواب دوسرا نچو و مجیب نے اپنی کتاب تنبیہ الاخوان میں مشہدات
 حدیث و القرآن کے چھٹا صفحہ اور ہم ادین سطر میں لکھا کہ سبھی صفات اور افعال تین قسم پر ہیں ایک قسم خاص
 خدا تعالیٰ کو ہر جیسا خود بخود ہونا۔ مارنا۔ جلانا۔ تو لکر کرنا۔ محتاج بنانا۔ بیمار کرنا۔ تندرست کرنا۔ دور و
 نزدیک۔ رات دن۔ اندھیری روشنی کی بات بغیر معلوم کرانے کیسے معلوم کر لیا مینہ برسانا اولاد دینا
 وغیرہ سب خدا صاحب کے لئے خاص ہیں انتہی سبھی صفات اور افعال تین قسم پر ہیں ایک قسم خاص
 خدا تعالیٰ کو ہر کر کے مثلاً گذارنے سے مطلب تمام ہوا پہرے سب خدا صاحب کے لئے خاص ہیں کہنا لغوی
 اعتراضات ثانی۔ اعتراض اول صاحب تقویۃ الایمان کہتا ہوا رہا تہہ با تہہ ہر کہہ سے رہنا اور ہم
 مال خرچ کرنا اور اسکے گہر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا خاص اللہ کو ہی ہیں اسکی قرآن و حدیث
 وغیرہ سے گذار اچھا جواب خضر محمد و صاحب اس اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کفر کا کرنا مقصود ہے
 بیان کیجئے جواب مولوی زاہد حسین صاحب جواب اعتراض کے جواب اس سوال کا دیا جاوے گا ہر صورت
 معتقدون کی تقویۃ الایمان کفر و تفسیق پر وثابت کی جاوے گی، اغلاط مجیب غلطی اول معترض
 نے امور مذکورہ اللہ تعالیٰ کو خاص ہیں سو قرآن و حدیث وغیرہ سے ثابت کرو کہنا ہر مجیب کہتا ہے کہ اس
 اعتراض سے صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر ثابت کرنا مقصود ہے یا تفسیق جواب یہ معنی ہوا اور اسکو جواب نہیں کہتے
 غلطی دوم معترض کا سابق میں عین اعتراض میں تریف خاص اور عبادت کی بیان کرو کہنا مجیب کے

نزدیک عیب شہر اب بیان عین جواب میں سوال کا کرنا شاید یہ فعل عجیب کے طرف منسوب ہونے سے ہے کہ
 عیب نہیں جواب خضر محمود صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے کام بالضرورت قرب ہر کہ راہ سے ہوتے ہیں اور جو کام
 قرب کے راہ سے ہوتا ہو وہ عبادت نہیں ہے امور مذکورہ تعظیم اور قرب کے نظر کرتے عبادت ہیں اسلئے
 خدا کے سات خاص ہیں اللہ نے فرمایا الر کتاب احکمت ایانہ ثم فصلت من لدن حکیم
 نجیر ان لا تعبدوا الا الله الر یہ کتاب سے مضبوط کئے گئیں آیتیں اسکے پر تفصیل کی گئیں
 نزدیک سے حکمت و آخر وار کے کہ نہ عبادت کرو مگر خدا ہی کی فقط یہ بات بالکل غلط ہی کیونکہ ہر کام اللہ
 کے تعظیم کا وہ قرب نہیں ہوتا اور ہر کام قرب کا عبادت نہیں ہے امور مذکورہ سب قرب نہیں
 اور عبادت ہی نہیں آپ تفصیل ہر ایک کی سننا چاہیے قولہ اللہ تعالیٰ کے تعظیم کے کام بالضرورت قریب
 ہی کے راہ سے ہوتے ہیں جواب یہ دعویٰ بالکل غلط اور معنی پر کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے تعظیم کا
 وہ قرب نہیں جیسا کہ نظر ہوئی طرف معرفت اللہ کی طاعت ہر نہ قربت ہی اور نہ عبادت ہی باوجود
 ہونے تعظیم اللہ تعالیٰ کی قولہ جو کام قرب کے راہ سے ہوتا ہو وہ عبادت ہی یہ دعویٰ ہی غلط کیونکہ اکثر
 کام قرب کے ہیں عبادت نہیں جیسا کہ پڑھنا قرآن شریف کا اور وقف کرنا کسی شے کا اور آزاد کرنا باندی
 اور غلام کا اور صدقہ اور مانند انکے طاعت اور قربت ہر عبادت نہیں اگرچہ ان ہر دو میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 فاعل کو ثواب ملے گا جیسا کہ رد المحتار میں حاشیہ در المختار میں ہے فقد ذکر شیخ الاسلام زکریا ان الطاعة
 فعل ما یتاب علیہ توقف علی نیتہ او لا عرف مز یتفعل لاجلہ والقربة فعل ما یتاب علیہ
 بعد معرفتہ من یتقرب الیہ وان لم یتوقف علی نیتہ والعبادة ما یتاب علیہ فعل یتوقف
 علی نیتہ فنحو الصلوة الخمس الصوم والزکات والحج من کل ما یتوقف علی النیت قرآن
 وطاعة وعبادة وقراءة القرآن الوقف والعق والصدقة ونحوها ما لا یتوقف
 علی نیتہ قربة وطاعة لا عبادة والنظر المودی الی معرفة الله تعالی طاعة لا قربة
 ولا عبادة یعنی تحقیق کہ ذکر کیا شیخ الاسلام زکریا طاعت ایک فعل ہر جو ثواب دیا جاتا ہے اور اس کے
 متوقف ہو وہ نیت پر یا نہ ہو پہنچا جاتا ہے وہ شخص جو کرتا ہو وہ فعل اسلئے اسکے ہی اور قربت ایک فعل ہے

جو ثواب دیا جاتا ہے اور اسکے بعد پہنچاتے اسکے جو نزدیک ہوں نہ ظاہر طرف اسکے ساتھ اس فعل کے اگرچہ نہ
موقوف ہویت پر۔ اور عبادت وہ چیز جو ثواب دیا جاتا ہے اور اس فعل کے اور موقوف ہوتا ہے نہ پرمانند صلوات
خمسہ اور روزہ اور زکاۃ اور حج ہر ایک سے جو موقوف ہوتا ہے نہ پرمانند نماز پنجگانہ اور روزہ اور زکاۃ
اور حج موقوف نہیں ہے اور یہ امور مذکورہ قربت بر اور طاعت ہی اور عبادت ہی۔ اور یہ سب قرآن
اور وقف کرنا اور آزاد کرنا اور صدقہ دینا اور ان کے اس چیز کے جو موقوف نہیں ہے نہ پر قربت طاعت
ہی عبادت نہیں اور نظر مودی طرف معرفت حق کے طاعت بر قربت ہی اور نہ عبادت ہی نلتی اور
مجیب امور مذکورہ قرآن مجید سے ثابت ہر کر کے اس دلیل کو بیان کیا۔ **الر کما جلا حکمت ایلانہ** نعمت

من لدن حکیم خبیر ازکال تعبد والا لله الر۔ یہ کتاب ہر مفسر دیکھے گئے آیتیں اسکے ہر مفسر
کی گئیں نزدیک سے حکمت اے خبردار کے کہ عبادت کرو مگر خدا ہی کی۔ یہ جواب معترض کے اعتراض کے ہوتا ہے
نہیں کیونکہ اس آیت میں کوئی لفظ سے نکلتا ہے کہ ہاتھ باندھ کر نہ سے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے گھر
کے طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اللہ تعالیٰ ہی کو خاص ہے اور وہ عبادت ہر کر کے کیونکہ بلا مذکور
ہو چکا طاعت اور تقرب اور عبادت کہ کو کہتے ہیں۔ اور قاعدہ مقرر ہے جو دعویٰ کسی بات کا کہتا ہے وہی
کے مطابق دلیل لانا ہی جیسا کیسے کہ ہر روزہ رمضان کا فرض ہر کر کے پوچھا دلیل فرمیت کی کیا ہر قرآن سے
ثابت کرو مجیب کو لازم ہر کر کے دلیل اسکی صاحب سے لفظ روزہ نکل آئے بیان کرے جیسا کہ حقیقتاً فرماتا ہے
یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام۔ یعنی اے ایمان والو فرض کیا گیا اور تمہارے روزہ۔ اور اگر
کیسے پوچھا نماز پڑھنا اور زکاۃ دینا فرض ہر سو قرآن سے ثابت کرو مجیب کو ضرور ثبوت انکاء آیت سے کہ
جیسا کہ حقیقتاً فرماتا ہے۔ **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ**۔ یعنی قائم کرو نماز اور دو تم زکات کی۔ اور
اگر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ رکوع کرنا اور سجدہ کرنا خدا تعالیٰ کے لئے ہر سو قرآن حدیث سے ثابت کرو اور وقت
مجیب ضرور جس آیت سے صاف ہے وہ نون امر معلوم ہو بیان کرے جیسا کہ حقیقتاً فرماتا ہے اور کھوا
واستجدوا بعز رکوع کرو تم اور سجدہ کرو تم جیسا کہ ان امور مذکورہ کے ثبوت کے لئے ہی آیات کو صاف دے
اور شرح و قایم اور در المختار وغیرہ نے بیان کیا۔ اور اگر کیسے ان امور کے ثبوت کے لئے یہ روزہ نماز

زکاۃ کے ثبوت کے لئے اس آیت (الکتاب الخ) پڑھا تو اسکو پہل کینے کا وجود عبادت ہونے اور گورہ کے
 سوال مجیب جو آیت کہ لایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبادت کی سب سے کرسوا خدا تعالیٰ کے
 جواب بیشک یہی بات ہوتی ہے کہ عبادت سوا خدا کے کیسی متکروگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ماتہ باندہ
 کہہ سے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا ایک لئے خاص ہے کر کے اس طرح تقویت
 الایمان میں جو لکھا ہے جس سے سجدہ اور رکوع کرنا اور ماتہ باندہ کے کہہ سے رہنا الخ ان کے ثبوت کے لئے اس
 آیت کو دلیل گردانا یعنی الکتاب حکمت الایۃ کو تو ویسا ہی پہل کینے جیسا اگے تھے جواب دوسرے جواب
 آیت الکتاب حکمت الخ سے یہ امور سب ثابت ہو چکے تو پھر ذکر کرنا حقیقتاً کا دوسرا آیت کو جو مذکور
 ہوئے لغو نہ ہو کہ اگر کتب کی آیت یہ امور ثابت ہو چکی جیسا کہ معترض کے قول پر مجیب نے اعتراض کیا اور
 وہ یہہہ بر قولہ دوسرا اعتراض میں پوچھنے کا لفظ بالکل لغو ہے کیونکہ لفظ سوال میں پوچھنے کا معنی آچکا ہے
 ناظرین باتمکین جب اسکو بخور ملاحظہ فرماویں تو یہی سمجھیں گے کہ یہ شخص اس مقام پر کہ نقل کفر نہ تھا
 کافر و انت کافر کے اور اب سنو اس آیت کا مطلب یہی بات قرآن شریف کے دو قسم پر ہیں ایک
 آیات متشابہات اور دوسری آیات محکمات چنانچہ سورہ آل عمران میں جنت تعالیٰ نے فرمایا ہوالذی
 انزل علیہ الکتاب منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب واخر متشابہات الخ یعنی وہ
 جو نازل کیا تیرے کتاب بعض اس کتاب سے آیات محکمات ہیں جو اصل ہیں اور دوسری آیات متشابہات ہیں
 الخ آیات متشابہات پر فقط ایمان لانا ہی عمل اس پر حائز نہیں بخلاف آیات محکمات کے کہ اوں پر ایمان لانا
 فرض ہے اور عمل کرنا ہی فرض اور آیات محکمات سے احکام حلال و حرام اور ایمان و اسلام وغیرہ کے ثابت ہوتے
 ہیں اور اگر کسی نے کہا ماتہ باندہ ہرگز نہ رہنا اللہ کے لئے خاص ہے اور وہ آیات ہن ام الکتاب سے ثابت
 ہرگز نہیں اسکا جواب یہ ہے ہیں بزرگان دین کا حنفیہ اور کثرت فقیہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی زیارت شریف کے وقت ماتہ باندہ ہرگز نہ رہنا بیسارہ ماز میں ماتہ باندہ ہے دین کر کے لکھا ہرگز نہ
 مشرک بنے دین گئے دوسرے کتابیں قبل سے نہ ہوئے جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب میں
 لکھتے ہیں در وقت سلام آنحضرت ووقوف در آنجناب با عصمت دست راست بردست چپ ہند

ورجعت مارکند کرمانی کہ از طمان حقیقت نفعی . بمعنی کرد و است اور صاحب مولد مولوی عبد الوہاب
 صاحب زاد مولد مولوی قاضی الاسلام مدظلہ و لد بہادر بنیہ رسد سند الزمیرین میں ہندوین . ابست
 بسند اسان رسوا جبہ شریف شیخ الاسلام شیخ ابی محمد شمس شافعی در سبب حواہر لطیفہ زمارۃ البقر
 لکرم و کرانی و کازرونی ز فقہ حنفیہ نفعی کرد و اند کہ حازرت . و فتاوی عالمگیری میں نہایت کتب جم
 زیارۃ البقر البنی صلی اللہ علیہ کہ و سہم کے لکب ہر و وقف کہ انفقہ . التسلوق شہرے رست
 جینا کہ کہنے رہتا ہر نماز میں اور سبط جہنم و تخت ترین و سبط جہی اختیار شرح المختار و سبط جہنم
 میں جنت کہ مولانا مولوی شاہ محمد علی صاحب مولوی ہندو سبب فصل کتاب میں سبب میں خود
 نام سند می کتاب حیات الغلوہ فی زیارۃ محبوب در دہ زیارت سرور عالم صلی اللہ علیہ کہ سہم
 می نگار کہ چون فارغ شود از حمد و ثنا . و بخند یکدہ تو بد راس سایہ سو کبر شریف ن سرب سہل سہل علیہ
 و سلم بار عابت ادب خشوع و خضوع بسیار و تو صبح و شکر و قدر پسینہ چہم ہونید و مسح کہ مسح
 خود از یک قدر عاید لب خود از دوسو و سہ علیا و بند و دست راست چپ چنانکہ در نماز
 و بایستہ و رفت زیارت سنہیل و حمد سرب اخذت صلی اللہ علیہ کہ و سہم سہم بڑید و ہو المستحب
 عند الابۃ الاربعۃ کا عرج بر اس جامعہ و غیر انتہی و صاحب فتاوی عالمگیری می ضرر و وقف کا
 فی الصلوۃ و عمل صورۃ الکریمۃ البہیمۃ کا کہ نام فی لحدہ عالم بہ و یسمی کلامہ کہ
 فی الاحبار شرح مختار . حاصل کلام ان کتب م کورہ سے صاحب معلوم ہوا کہ فائدہ ماند بزرگبرے
 رہنا اللہ تعالیٰ کے لئے خد صہ نہیں اگر خد صہ و رسول قبول سے نہ عید نہ و سلم کے لئے پر بار
 کر نیکا بزرگان میں حکم نہیں کہ تہ کو نہ نو . سچ عبدالحی و ہلوی مطابق مہرب حید کے ہے کتاب ہندو
 میں کہے ہیں غیر کہ از سچو . و فریم و جہتراب و استسدام و تقصیر شد کہ سرفا مسائل نکر زینت
 نکرد و اندہ نظر ظاہر میں از قبیل ادب یہ اجتناب کہ سچ گزیر شریف میں یہ عمل ممنوع ہوا و فرار
 منع ہے جینا کہ دوسرے موروس کے سوال کہ کیسے کہ ان کثا ہوں سے لکب دریا صاحب
 ہم نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا . و رہے کیسے یہ بد فعل کہ تہ شرب و تہ جہ جواب اسی سر مل و بایا

ساکنان بنگلہ کب پر دے میں پیچھے شوک تے رہو گے تم اس فعل کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز
 کہو گے یا شرک اگر شرک کہتے ہو تو اپنے پیرو مشد کو جو جناب مولانا مولوی شاہ محی الدین صاحبین مشرک
 و بیدین کہنا لازم آیا کیونکہ آپ ہے کتاب فصل الخطاب میں جواز کے قایل ہیں اور اگر جائز کہو گے تو حساب
 تقویۃ الایمان کے قول سے تم سب مشرک ہو گے کیونکہ اس نے اسکو اشراک فی العبادت میں داخل کیا ہے
 سوال تقویۃ الایمان میں شرک کر کے جو کہا ازراہ تعظیم و تقرب کئے تو جواب یہ بات بالکل ٹھیک ہے
 کیونکہ اس نے تخصیص اور منحصر کیا ان امور کو اللہ تعالیٰ کے لئے پھر غیر کو کیونکر درست ہو جواب دوسرے تقریب
 تعظیم کے رادے کئے تو شرک کر کے جو کہتے ہیں یہ بات معقول نہیں کیونکہ اگر کسو نے کسیکو سجدہ کہا اور کسی
 روزہ رکھا تو تعظیم و تقرب کے رادے سے کیا تو شرک ہو ورنہ جائز حالانکہ کوئی ایسا نہیں کہ روزہ اور سجدہ وغیرہ
 خدا کو تعظیم و تقرب کے رادے سے رکھے اور کئے تو بی کافر ہو تا ہی اور اگر کسو نے تعظیم کے رادے سے ہی نہیں کیا
 تقرب عبادت کے رادے سے ہی نہیں مطلقاً تو بھی کافر جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے ادا سجدہ و
 احد لہو لاء الجبایرة فہو کیرہ من الکبائر ہل یکر قال بعضہم بکفر مطلقا وقال اکثر
 هذا علی وجہ ان اراد بہ العبادۃ یکر وان اراد بہ التحیۃ لم یکر و یکر علی ذلک
 وان لم یکر لارادۃ کفر عند اکثر اہل العلم انتہی بیغیر حیثیت سجدہ کا کوئی واسطے ان جابر و زہری
 پس وہ کبیرہ برکبار سے کیا کافر ہوتا ہر کچھ بعض علماء کافر ہوتا ہر مطلقاً اور کچھ ائمہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ارادہ
 کرے کساہتہ اسکے عبادت کا کافر ہو تا ہر اور ارادہ کرے کساہتہ اسکے تحت کائنیں کافر نہ کا اور حرام ہو تا ہی ہر
 اسکے یہ اور اگر نہ ہو گا واسطے اسکے ارادہ کچھ کا ورنہ نزدیک اکثر اہل علم کے انہی سوال بعض کام جو مخصوص
 خدا تعالیٰ کے لئے ہیں جیسا سجدہ اور روزہ تقرب و عبادت کے نیت سے کہا تو شرک و کفر ہیں نہ تعظیم
 نیت سے لیا تو حرام و گناہ کبیرہ جائز ہو جائیگا جبکہ خدا ربہ میں جبکہ عالمگیری سے معلوم ہوا جواب یہ بات
 و ما یہ بولتے ہیں لیکن تقویۃ الایمان کے عبارت یہ بات نہیں نکلتی اور ہمارے ائمہ تقویۃ الایمان کے
 عبارت پر پیرہ لوگوں کے بولے کیونکہ اسے جہ فصاحت نہ تھے کے سد ہرگز یہ بات کہتے ہیں اور تقویۃ
 الایمان بہت دور کو بیان کیا اور انہی کے ایک ایک بیان سے شرک ثابت ہوتا ہر کسو

انہر اک فی العبادۃ کہتے ہیں لیکن صورت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب ازراہ تفسیر و عبادت
 کے لئے نو شرک ہونا اور اگر قرب عبادت کے لئے ایسے نہیں کہ توجیر ہونا۔ حالانکہ ہم لوگوں نے
 نصوۃ الایمان میں ہوتا دیا کہ تعظیم و تحریک لفظ بڑا کر کے مفید نہی سوال ہے۔ مذہب کی یہ رہنمائی
 سے ثابت چنانچہ حق تعالیٰ فرمایا وقوموا للہ فانتین۔ یہ کہہ کر سے روہی اللہ کے سامنے جو
 قوموا صیغہ جمع مذکر امر حاجۃ کا برقیہ سے اور معنی قیام کا استناد یوں کہتے ہیں ربہ و معنی قانتین کا
 بکسر نون کسرنا، نو قانتی فرمان برندگان و دعا خوانندگان خاصوستان عیانت اللغات الی اللغات میں
 ہر معنی ہاتھ باندھنے کا سوال لفظ قوموا میں سن ہاتھ باندھنے کا برحق جواب لفظ قوموا میں معنی برز
 ہاتھ باندھنے کا نہیں کیونکہ تعریف ہیام میں ہاتھ باندھنا داخل نہیں اگر کسی نماز میں دو نون ہاتھ کو کر کے
 نماز پر ہے تو نماز اسکی صحیح ہو جاوے گی اور اگر کوئی دو نون ہاتھ بیوز دیکر کبیرا تو نماز اسکی درست ہو جاوے
 ایس طرح تعریف رکوع میں دو نون ہاتھ سے دو نون ہاتھ باندھنا داخل نہیں کیونکہ رکوع پشت کے ختم ہونے کو ہے
 بین انون کو ہاتھ پونچے تک جتنا کہ نوران نور من الیکوع ہوا اختاء عن قیام یعنی کہ
 وہ جبکہ برقم سے اب معنی آیت فانتین اور کہا مارک میں وقوموا للہ فی الصلوۃ ہاتھ
 حالانکہ مطہرین شامعین او ذاکرین اللہ فی قیامکم والقنوت ان تدکر اللہ قائما
 و مطہرین الفیام انتہی معنی اور کہہ سے رقوم واسطے کہ نماز میں قنوتین حال سرائی طاعت کر کے
 خوف کرنا ہوائے یاد کرنا ہوائے اللہ کا قیام میں قنوت سے اور قنوت ذکر کرنا اللہ کا کہ ہے رہا ہو ا
 قیام کو اور کہا تفسیر حسینی میں وقوموا اور یگرامی کہہ کہ ہائی ایستہ اللہ سے حد قانتین درجے
 کہ فرمان برداریند یعنی نماز کہ ارندگان غنۃ اللہ کہ قنوت سکوت است در نماز زید بن رقوم رومی اللہ عنہ
 فرمود کہ ہر ایک از ماورعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نماز با صبح جو، سکست چوں حکم
 قوموا للہ فانتین نماز اللہ ساکت شد نہ انتہی اور تفسیر حلالیہ و غزالیہ میں اور نزدیک امام مالک
 رح کے قیام میں ہاتھ باندھنے ہیں بلکہ رسال کرتے یعنی صومر، یہ ہیں قول جن قول نصوۃ الایمان اور انفس
 صورت بنا کر خدا پر جواب ہے یہ سورہ کے حرف میں حسین سے کہ ہر کوئی معلوم کرے

کہ یہ شخص اسطے زیارت قبر شریف کے جاتا ہر جیسا کہ صاحب سند الزاری نے تحریر فرمایا ہے و اما رفتن بسو
 مدینہ منورہ بہ حیثیت کہ معلوم شود این کس بر اسے زیارت قبر شریف میرود شیخ ابن حجر و گارزونی تصریح کرده
 کہ یہ خضوع و خشوع و سکیںہ داخل شدن در حالیکہ استحضار تعظیم آن دارد و اعتقاد کند کہ آن افضل مواضع
 بعد کہ معطر است و آن موضع کہ ملحق انداء بعضا شریف بہ آن افضل است از کعبہ عرش و کرسی داخل شدن
 در حالیکہ ماشی بر پندہ یا چنانچہ در مکہ معطر داخل میشوند و ب است و لیکن لباس احرام پوشیدن بہ قصد احرام
 حرام است قولہ اورسہر غلاف و الناجو اب غلاف و الناجو پر مومنین کے مکروہ ہر اور لیکن و الن
 غلاف کا قبر شریف پر بلاشبہ جائز جیسا کہ مولانا مولوی شرف الملک بہادر رسالہ سند الزاری میں
 لکھتے ہیں و اما انداختن غلاف و استادن استادہ کردن خیمہ بر قبور مومنین مکروہ است چنانچہ محمد بن اسمعیل
 بخاری رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ اند و انداختن غلاف بروضہ مطہرہ از ایام مارون رشید جاری است و کسر
 از علماء این منع آن نکرده چنانچہ سید علی سمهودی و نوافلہ فاگفتہ جائز شد انداختن غلاف بر کعبہ شریفہ مگر
 بر تعظیم آن مامور بہ تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم و تعظیم قبر شریف بخلہ تعظیم آن سرور است پیر
 این شرط تو حایز باشد قولہ اورسہر چو کہت کے آگے کہرے ہو کہ و عالمگنی اور دین دنیا کے مرادین مانگنی +
 جواب روضہ مقدس کے روبرو کہرے رہ کر و چنانچہ دین دنیا کے امور میں بیشک جائز بہت ہے کہ
 سند الزاری نے تحریر فرمایا ہیں و اما در مواجہہ شریف استادن و استادن دینی و دنیوی بالاتفاق جائز بہت ہے
 نسخ آن نکرده چہ جاسر کہ بان نابت گرد و بکار نزد قبور اولیا و صالحین نیز جائز بہت چنانچہ امام تقی الدین سکر
 و شفاء السقام نوشتہ کہ توسل از رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم جائز بہت و در ہر حال یعنی پیش از ولادت آن
 سرور و بعد ولادت و مدت حیات دنیا و بعد وفات و بعد بعثت از قبور و در عرصات و در بہت و آن بہت
 نوع بہت اول توسل بمعزایان لب حاجت سوال کنند اللہ تعالی را بواسطہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم
 یا بجاہ یا بہرکت نبی صلی اللہ علیہ و سلم و دوم بمعزایان طلب دعا از ان سرور صلی اللہ علیہ و سلم
 در زمان حیات بعد مات سیم طلب کردن امر کی مقصد بہت یمنان سرور صلی اللہ علیہ و سلم
 قادر اند کہ سبب خواہند شد در سوال خدا تعالی در این مقصد و شفاعت خواہند کہ بسوختن حال

[illegible]

جواب اسکا حکم آگے نہ کور ہو چکا قولہ اور اس کے گرد پیش کے جمل کا ادب کرنا یہ
 لو مان کا کرنا دینت نہ کا ثنا گہانش او کبار ناموشی نہ چرنا اتہنی یعنی کعبۃ اللہ اطراف
 زمین حرم ہر اس زمین میں نہ شکار کبیلنا اور نہ درخت کا ٹنا اور نہ گہانش او کبار نہ کیونکہ یہ کام اللہ
 اپنے لئے خاص کیا ہر اور اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا ہر چہ کوئی کسی
 پیغمبر کو اسطے کیا تو وہ مشرک ہوتا ہر جواب علیہ السلام کی بیدنی ہر جو کام کہ شرعاً
 میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعظیم کے لئے مقرر ہوا اور خلاف کرنا اس فعل کا
 شرعاً نیک میں گناہ گار ہوتا ہر جیسا کہ کعبۃ اللہ کی میں میں کرنے سے ہوتا ہے ورنہ اسکا
 ائیمہ ربیعہ نزدیک ثابت ہی ہر ویسی تعظیم کے ہی لایو الیکوٹ ہر لایا یہ عین شرک ہی
 اور معتقدین تقویہ یگان اس سے کیا زیادہ دلیل کفر کی جیت ہو اور تعظیم و کرم مدینہ منورہ کی
 احادیث صحیحہ سے ثابت ہی جیسا کہ امدتہ حرام مابین عبرانی تور میں احداث فیہا

حد ثا و اوی محمد تافعلیہ لغنہ اللہ والملائکۃ اجمعین لا یقبل منہ ولا یدخل
 منفق بحیث ہو اسکا اور بھی بہت حدیثیں ہیں اور شکار کرنا مدینہ منورہ کے حرم شریف میں
 اور جہاز کا ٹنا اور سوا اس کے باتفاق ائیمہ ربیعہ کے فاعل اسکا گناہ گار ہوتا ہے جیسا کہ شرعاً ممکنات
 شرف میں فارسی جو تیج عبدی دبی سے ہی مگر فرق خبر اکابر باب حرم
 حرم ہا اللہ تعالیٰ احادیث در کرم حرم یہ مظهر تہذیب و اختلاف کر دانا میں
 حکم کریم بران و نہ بہت کم بل ضیفہ نسبت کہ معنی صریح دران مجرور و کرم سے بہت
 مگر مثل حرمت صید و قطع شجر و لڑوہم جزا و برکت جزا ہی ان نام میگردد و جزا میراث الیہ
 و ہا حق بہت از احمد و قولیت منافی و دونوی غنت استہد از نہ مبت لک شافعی
 و جہہ رخت نسبت کہ ضمان نیست در صید مدینہ و قطع شجر ان بلکہ مسمت بنما حق تو شافعی
 غنت کہ قایل شد بتجریم صید مدینہ مگر چندین معذور و صحیح بہ وجہ ہر شان مزارت نہ بہانہ
 و نہ نہ و نہ سیدہ ہرست مار نہی از انی بشر تعلیل اعتقاد ان کہ ہر ان معنی میں گناہ

باب حرم
 حرم ہا اللہ تعالیٰ احادیث در کرم حرم یہ مظهر تہذیب و اختلاف کر دانا میں
 حکم کریم بران و نہ بہت کم بل ضیفہ نسبت کہ معنی صریح دران مجرور و کرم سے بہت
 مگر مثل حرمت صید و قطع شجر و لڑوہم جزا و برکت جزا ہی ان نام میگردد و جزا میراث الیہ
 و ہا حق بہت از احمد و قولیت منافی و دونوی غنت استہد از نہ مبت لک شافعی
 و جہہ رخت نسبت کہ ضمان نیست در صید مدینہ و قطع شجر ان بلکہ مسمت بنما حق تو شافعی
 غنت کہ قایل شد بتجریم صید مدینہ مگر چندین معذور و صحیح بہ وجہ ہر شان مزارت نہ بہانہ
 و نہ نہ و نہ سیدہ ہرست مار نہی از انی بشر تعلیل اعتقاد ان کہ ہر ان معنی میں گناہ

واجب است درونی خیر اچھا پھر در مکر کہ جسکی کہ تہ اندازہ فرما دے اور حرم مدنیہ اقدس میں عزت
 حدیث مسلم از سعد بن وقاص بیان فرماتا ہے کہ قاتل شدہ بایں گشتافعی اقل
 قدیم شرح مشکوٰۃ از شیخ عبدالحق دہلوی ۔ مستب بات ثابت ہو چکی ہے اب مسئلہ
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کرنا واجب اور خدا تعالیٰ کا بھی ہونا پھر پھر کرنا شرع
 اور آج تک نوئی تحفہ اہل اسلام سے تعظیم و تکریم میں حرم مدینہ منورہ کا ذکر نہیں کیا سوئے
 و ماہیہ کے سوال در المختار میں جاری کلام اللہ بندہ عندنا جواب تمام ختم
 مدینہ منورہ کا ذکر نہیں فرماتا سو خیر کے مقدمہ میں فرماتے تھے تعظیم و تکریم و ادب میں
 کرنے کے مقدمہ میں ہونا نزدیک اس نام کے ادب کرنا اس میں کا واجب ہے حرم مدینہ منورہ
 قاتل کے نزدیک واجب ہے پھر مذکور ہوا جواب دو سریم سلیم کے نام شہرہ کے
 نزدیک حرم نہیں مدینہ کو کہ لیں ۔ مہم یہ نہیں فرماتے کہ یہ منورہ کا ادب نہ فرما کر
 بعد ادب نہ فرما کر فرما کر خلاف صاحب فقیرہ ایمان جواب عسکر اعظم
 نزدیک دفع یدین سوا تیسرے فقرہ کے طرہ میں وجہ احادیث صحیحہ بیان کرنے کے نام
 فرمان کو ہوا پر چہور دے اور بھان اپنے غرض کے لئے امام کا قول سند کے مالانکہ حرم
 دینے کے لئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں احادیث صحیحہ کے میں جواب ہونا اگر
 اہل سنت جماعت امام اعظم کا قول بیان کئے تو و ماہیہ جواب دینے میں بکواسی فرمان
 حدیث عمل میں لے لئے کہتے ہیں کہ مہم اعظم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ اقل قرآن حدیث
 خلاف یا نے نو دو برابر ہیں و اس لئے ہم قرآن حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہتے ہیں مدینہ
 منورہ کے حرم کا ادب و تعظیم و تکریم کرنا اور جہاز نہ کاٹنا اور نہ کاٹنا نہ بیلنی یہ صحیح بخاری
 صحیح مسلم و شکات ترغیب میں جو احادیث کہ لئے میں شاید ان احادیث کو نہیں مانتے ہو گئے
 یہ فرمان ان حدیث صحیحہ میں تو فقیرہ ایمان کی سزا کی جاتی ہے سنئے ان
 حدیث کے کہ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کے حرم میں داخل ہو جائے تو اس کا

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل الصلوٰۃ و افضل النجیۃ کے باجماع علماء دین کے
قولاً و فعلاً افضل تر سنتوں سے اور ہو کہ تر مستحبین سے ہی اور فرمایا ہی قاضی عیاض حرر النہ
علیہ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی سنت پر جماع کیا گیا اسیر اور
فصدیت ہی غبت کیا گیا بیچ اسکے و بعض علماء مالکی مذہب کے واجب کہے ہیں نہ اور دو
علماء و ایل اس قول کے ساتھ سنن و جبہ کے کہنے کو یا مراد سنن واجبہ سے سنت ہو کہ ممکن
غایت تاکید اور اکثر علماء و پر اس بات کے ہیں سنت ہو نہ زیارت کا بعد ادا کرنے حج و عمرہ کے
ہر قاضی حسین جو شاہیر ائمہ شافعیہ سے ہی فرماتا ہی جب حج سے فارغ ہو و چاہے کہ وہ کو
عمرہ سے کرے اور دعا کرے بعد از مدینہ منورہ کو آوے اور زیارت سے قبر شریف کی گائیات کے
مشہر ہوے اور قاضی ابوالطیب کہتا ہے کہ بعد از حج و عمرہ کے مستحب ہر قصد زیارت کا کھڑ
تعلی اللہ علیہ السلام کے کرے اور حسن بن زیاد امام عظیم ابو حنیفہ رح سے روایت کرتے ہیں کہ
محسن تر واسطے حاجی کے وہ ہر کہ ابتدائے کو سے کرے اور مناسب کی جگہ اور بعد زان و بیت
منورہ کو آوے اور زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بوضیفہ کہ فضل مند و دیا
اور ہو کہ تر مستحب بات قریب سے تہ درجہ و ادب بات کے ہر سطح ہی جذب القلوب میں حاصل ہو نہ زیارت
شریف بعضوں کے نزدیک واجب و بعض کے نزدیک سنت ہو کہ اور بعض کے نزدیک قطعی
مندوبات قریب بہ وجہ و جب کہ ہی جب کہ مذکور ہوا اب باقی رہا کلام وہ دور سے قصد کر کے جہا
مین جانیو زیارت شریف کو دور دور سے قصد کر کے جہاں تاب سنت و اجماع مت و ائمہ اہل
سے ثابت ہی لیکن کتاب پس نیت و آلات کہتی ہی و لکن انہم اذ ظاہر النفس ہم حاکم
فاستغفر اللہ بایۃ شنی و اگر تحقیق کہ وہ لو کہ جسوقت ظلم کے نفسوں پر ہے اور پنا
تیرے نزدیک پس مغفرت طلب کے لئے سے اور حیات پہلے ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر آئندہ پائے وہ اللہ لو توبہ قبول کر نہ والا بن حجر کی جواب منظم من کہ کہ بیت است مدنی ج
مسند نوئل غبت دلائل پر واسطے مفہ کہنے اور ایک جناب بن مسعود یہ کہ استغفر اللہ

کہے در معصیت جاہل حضرت کا اٹکے واسطے جناب بارگاہ اور یہ بات حضرت کے حق
 کرنے سے منقطع نہیں ہوئی اور فرمایا تیج جہاں حق میں جذب غموت میں توحید میں یہاں
 فصاحت کا اور قربت ہونا باریت کا حضرت کے ساتھ اصول نبوت شیعہ کے بیان ہوا لیکن
 کتاب اللہ میں جو جانہ و تعالیٰ کا ولواہم اذ ظلموا انفسہم محاذ کے لایہ حق است کہ
 دولت دینی ہے حرص اور رغبت دینے حاضر ہونے درگاہ رسالت باہر میں، اور دولت کرنی
 رسول ربنا مغفرت کا یہ اس حبیب حیات ہے، اور نصب استغفار کرنا، اللہ تعالیٰ سے حضرت کے
 عید و اکرام یہ وہ عظیمہ ہے بہتہ سطح ہمیں سبب سہی ہونے بہت حال بیات و محلات کے
 ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے، ورنہ اس میں یات عربی کا بعد انفس نہیں ہے نہ
 جیسا کہ رویت کہ حانیہ بعد اللہ حضرت علی اکرم اللہ وجہہ سے کہ وہ کسی کے نہیں، ورنہ
 بعد اس سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک سترہ آیا، ورنہ اقبہ لیس پر، ورنہ بیات و س قریب
 اپنے سر پر در کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو آپ صدمے سے بھر پائے تھے، ورنہ
 اگر آپ خدا سے نہ تھے آپ سے تھے، ورنہ نہ کے جو مال برادری برادری ہی ولواہم اذ
 ظلموا انفسہم محاذ و استغفر واللہ واستغفرکم الرسول لوجود اللہ نوابا رحیم
 و میں استاذت پر ظلم آیا ہوں و نزدیک آئیے آیا ہوں تا وہ سے میرا گناہوں کے مغفرت کے آپ کے
 قریب شہر جہ سے آ رہی تھیں لہذا لکھنے تحقیق کہ بخش اللہ تجھ کو سبب ثبوت زیارت سنت کے
 یعنی احادیث شریف سے۔ ہی جو صاف الفاظ زیارت احادیث شریف میں یہی حدیث اول
 من مراد ضربی نہ سبب شفاعتی فرمایا جو شخص کہ زیارت قبر شریف کی میرے کر گیا و جب
 زمرہ ہوگی شفاعت میری کہتیں اور معنی وجہ کی اس حدیث میں یہ الشفاعۃ ثابۃ لا ید
 سما ما لوحد الصادق یعنی شفاعت ثابت ہے زیارت کرنے و یکے بالآخر و سب سے
 سبب لکی ہو جب استغاثہ حق میں ہے زیارت کرنے لیکر و دفعت شفاعت میں جو و کفر کو
 شفاعت فرمائی زیارت کرنے کو کہ شفاعت کرے جو غیر میں میں جہاں وہ نہ ہوگی

اسکی بزرگی کے اظہار کے واسطے اور اس حدیث میں شہادت چنی یارت کرنا لیکو ایمان پر مرنے کے
 یہ حدیث ثابت دلاتی ہے امت محمد کو زیارت شریف کی حدیث دوم من خزانہ قبری
 لہ شفاعتی یعنی جو کہ زیارت کیا قبر کی میری حدیث دوسری اسکے شفاعت میری
 حدیث سوم من جاء فی زائر لا تعلم حاجتہ لانی کان حقاً علی ان الکر
 لہ شفیعاً یوم القیامۃ فرمایا حضرت نے جو میری زیارت کر سکے اور یگی ہر طرح کہ اسکا کچھ مطلب
 حاجت نہ ہو سو میری زیارت کے تو مجھ پر لازم ہو گیا کہ میں اسکا شفیع ہوں گا ایمان کے دن یہ حدیث
 و نصبت دلاتی ہے امت محمد کو زیارت شریف کی یہ حدیث شریف صاف ثابت کرتی ہے اس بات
 کہ سوائے حضرت کے زیارت کے اور کچھ عرض و مقصود اسکو نہ ہو حدیث چہارم من حج قرآن
 قہری بعد وفاتی کان کمن زار فی حیاتی یعنی جو کہ حج کیا پس زیارت کیا قبر کی میری
 بعد وفات میری گویا اس شخص کے مانند جو زیارت کیا میری یہ حیات کے حدیث پنجم من
 حج البیت ولم یزدنی فقد جفانی جو کہ حج کعبہ کا کیا اور نہیں آیا زیارت کو میرے پس تحقیق کہ
 حق توفی کیا میری یہ ہر دو حدیث صاف دلالت کرتی ہیں بعد حج کرنے کے سفر کر کے اور مشقت کے
 اٹھانے کے قصہ سے زیارت کے مدینہ منورہ کو جانیم خیر و برکات میں اور نہ جانیم آپ کی حق توفی
 ہی حدیث ششم من زار فی متعذر کان فی جوارہ یوم القیامۃ ومن مشا
 فی احدی الحرمین بعث اللہ من الامین یوم القیامۃ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو کہ زیارت میری کر لگا اور اس زیارت کو مقصود اصلی بنایا روز قیامت میں میرے مسابہ میں
 وہی مسابہ حمایت میری ہوگا اور جو کہ حرم مکہ میں یا حرم مدینہ میں مر گیا عذاب روز قیامت کے
 پاویگا حدیث ہفتم من حج الی مکہ ثم قصد فی مسجدی و کنت لہ جنتاً
 مبرورتان قصہ کرنے زیارت کا حضرت کے اور شرف ہونا مسجد شریف سے حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ہر حج مبرورہ و مقبول کے ہی ایک سبب حمایت حج کا ہی ہوا کیا اور حج مبرورہ کی بہت حاجت
 ہوتی ہے ہر حج مبرورہ میں منیت تو میں خواہ مقبول ہر حج ہر حدیث ہفتم

و ما من احد من امتی لم یزاد فی قلبه عذرا ینتجوا فی شئ منہ
 لیسے اس کی قدرت ہر پست ترین آیا زیارت کو میرے نہ، وہی بخت غریب نہیں اور یہ شے
 بھی صاف غریب و تحریف دانی بن گئی، اور وہ بہت قصہ درجہ سے بڑھتا ہو، گوئی اس
 شے کے لئے نواہ وہ شخص مذہب میں ہو یا شرف میں غرض کہ ہم احادیث سے بے تقاضہ
 ہو کر ہوئے ہیں اور اس کتاب میں ادب ہی بہت سے احادیث ہیں جو ایک خوف کے
 اکتفا کیا اور جماعت بہت کا زیارت شریف پر یہ ہے، ورنہ یہ تنہا ہی دلی جذبہ غیبت
 و جماعت بہت بر فضیلت و حجاب بن نیز مذکور ہے و فرمایا عاصم مجتہد بن حنفی ح
 میں جمع بعد علی مرتضیٰ عیۃ الزیارات و سفر لہما وہ انک جمع مسلمان من العلماء و غیرہ
 صلی علیہ وسلم فان اس لم یزاد من عیدہ شئی بہت لی ہوم نوجوون من سائرہ و فان
 زیارت صلی علیہ وسلم بعدہ و یقلعون فرسوفہ بعیدہ و یعلقون فیہ لہون بدہر
 البیض و معتقدین ان ذلک من اعظم قربات دین و عثمان غنی و جمع بعد علی تکرار ہر
 طہرین فیہ جسطیلحہم بہت حاصل کنند گاہ کہ بن عاصم نے اکتب ہر مرتبہ زیارت
 قبر شریف کی در سفر کر زیارت سوئے شرعی ہم ہی صرح جماعت کیا عالموں اور دوسرے
 مسلمانوں نے سفر کر کے جانے پر قبر شریف کے زیارت کہا، سنے کہ وہ لوگ صلی علیہ وسلم
 آج تک اطراف الکاف سے مسافت دور دورا کاٹتے ہوئے میرے منورہ طرف زیارت فرمے
 شریف کے قصد سے چلے آئے میں پیچھے آکر نے کے، ہو سکے و خرچے میں اور خرچ
 کرنے میں میں سفر میں پناہ، جان کو زیارت کا شرف حاصل کرے سر عقبہ سکے
 کہ سفر زیارت کے واسطے بڑی عمدہ قربات کسی ہی پہرہ شخص یہ گماں کرے کہ یہ جو غنت
 زمانہ بے نیازانہ سے میں سو وہ شخص یہی غنت کرنے والا اور ہے نصیب ایسی سعادت
 سی اور سب نعمت زیارت شریف کا فیاسہ کرے یہی ورنہ یہ وہ ایک جنت پیچ
 ہر گز نہ کے واسطے ورنہ یہ ذرا سہل حد کے لئے دلیل میں سی اور یہ زیارت

جانا و سرور کے ثابت ہوا زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بطریق اولیٰ ثابت ہو
 یہ طرح ہی ضرب اقطاب میں اب معلوم کیا چاہئے جو چیز کہ حرام قطعی ہو سکے حد دل جاننے والا کافر
 اور ایسی طرح جو چیز کہ بالاتفاق حلال ہو اسکا حرام جاننے والا بھی کافر ہی اور منکر ابو بکر صدیق رضی
 عنہ کے نہفت کا کافر ہی کیونکہ اسنے اجماع کا انکار کیا اور جو شخص کہ منکر اپنی صحابیت کا ہی و بھی کافر
 کیونکہ صحابیت اپنی قرآن شریف سے ثابت ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرمایا تالیٰ اثنین اذما فی الغار
 ذیقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس جو چیز کہ قرآن اور احادیث صحیحہ اور اجماع اور
 قیاس سے ثابت ہوا اور وہ عظیم قربات سے ہوا اسکا منکر بیشک کافر ہی اور جو شخص کہ اس تقسیم
 عظیم کو شک میں داخل کرے اور فاعل کو اسکے مشرک مقرر کرے تو اسکے کافر ہونے میں اور
 اسکے معتقد کے کفر میں کیا شک ہی پس اس کے صاف ثابت ہو چکا کفر معتقدین تقویۃ الایمان کا
 اور اسی واسطے علماء کرام عظیمہ و علماء کابل و علماء دہلی اور علماء مدراس و خاندان مولوی محمد علی صاحب
 مؤلفہ خلف الکتاب کے معتقد کو کافر کر کے حکم کئے سوال امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 ایک شخص کو مدح فرمایا کہ تم قسہ شریف کی زیارت کر رہا ہے آپ نے اسکو منع فرمایا مہضج فقیر
 الایمان و لایمنع کیا جواب یہ تقدیر ثبوت شدہ کہ وہ شخص کچھ خلاف شریعت کام کر رہا ہے
 آپ منع فرمایا ورنہ منع کر نیکی لئے خیر و جہنم کیونکہ وہی امام رضی اللہ عنہ سے زیارت شریف کے
 مقدمہ میں روایات آئے ہیں اور خود وہ امام عظام نے مرتب آپ زیارت شریف سے شریف ہو سے
 جواب وہ سراسر ہم سے کہ اس روایت کو کہ آپ نے منع فرمایا لیکن اسکا کافر و مشرک نہ فرمایا
 اور کتاب اختلاف ائمہ میں ہی واقفوا علی استحباب زیارۃ قبر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم یعنی اتفاق کئے جاوے نہ سب کے علماء مستحب ہونے پر زیارت فرماتے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 قولہ یا ہمان روشنی کرے جواب روشنی کرنے والے مسلمانوں کے قبور کے نزدیک حرام ہی ہے
 کہ اس سے نفی چکنا ہی تو متلک و بی بی جیانیہ شیخ عبدالحق دہلوی درج النبوت میں فرمایا ہے
 اور مختار فیہ ممنوع است مگر انکو بسا ایدین کا رہنے والا نزدیک ہاں راستہ و دانتی لیسہ کہ

و ابن مسیب کہ وہ کہتے تھے خدائے عظیم اور قہر کو اور محمد رضی اللہ عنہ نے ہر باگیا اور قبر بزرگ بیت حسن
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اور قبر برادر اپنے کے اور محمد حنیفہ نے قبر ابن عباس رضی اللہ عنہ پر اور
فاطمتہ حسین بن علی کرم اللہ وجہہ نے قبر شوہر چچ حسن قنشی بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اب
بہن خدیجہ جانی جلیل اللہ صی حبس کو کے اور بعض صحابہ اس کے کربت کے قابل ہوئے دیکھ
فعل کر نوا یکو شرک بونا گویا اپنے کو آپ شرک بولنا ہی سوال تقویۃ الایمان اور سپر شرک
ثابت ہوتا ہی کر کے جو بولا اور اس کو شرک فی العبادت کہا سوا اس کا عرض یہ سر کہ اللہ کی سنی ظہیم
اور کی کرے پر یون سمجھے کہ یہ آپ ہی تعظیم کے لائق ہیں جواب اگر مطلب اس فقریہ
یون بیت تعین اللہ کے سر کیا سمجھ کر کہ شرک ہے ہم کہتے ہیں بحمد اللہ سر کیا سمجھتے ہیں فافر
ہو یا مطلب کیا ہے کہ انا باندہ کبر ہرے رہنا اور دور دور سے قصد کر کے اس کے گہ کے طرف
جانا اور مجاور بنکر ٹھہرنا اور خلعت ہوتے وقت اس کے پاؤں جلنا اور اس کے پاؤں کے مانی کو نہ
سبر کے مینا اور غائب ہونے کے لیے اپنی ناد سوا اس کے یہ ہر کام خدا تعالیٰ کے لئے خاص ہیں
اور یہ امور خدا تعالیٰ کے سوا اس کے اس کی اور یون سمجھا کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں
سر سے خدا تعالیٰ کے اور اس کی اور یون سمجھا کہ ہر کام کے لائق ہیں خواہ وہ خدا ہو یا غیر
خدا ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تاویل بھی کام نہیں آتی کہوں کہ اس نے بعد اس کے یہ فقرہ لکھا ہے یا یون
سبب اتنی کی تعظیم اس کے سے اللہ خوش رہتا ہی و تعظیم کے برکت سے اللہ شاکلین بدیتا
اس میں بہت شرک ثابت ہوتا ہی جس و ابی صاحبان ہم ہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہی
ہل اللہ سل اللہ علیہ السلام کی قبر سے نفی زیارت اور دور سے قصد ہرے کے جا میں
خدا تعالیٰ نے حسن و حسنات و برکت کی برکت سے وہ حل کئے حقیقی ہر ہی شکیل
اور نہ ہی اور نہ وہ کب شکل شانی ہوں کہ ایک اس و ابی بعد ان قال آپ سے قبر سے برکت
اما وہ اپنے نامہ سال بیان کیا وہ جب یہی حضرت کراہ فقیر اب سے و ازانی و قدر
ایشہ قدر غنہ و اللہ علیہ السلام و صاحب دوس سے زیادہ اس سنائی لہذا عور و ضابطہ

کیا اور اپنی مغفرت چاہا اور اللہ تعالیٰ آپ کے مساوت سے نجات دیا اب غور کرو ہنس
 سکو ہی شک کرتا ہی بہر صورت اس کتاب کے عقیدے کے کفر ثابت ہونے میں کچھ شبہ
 نہیں اور کوئی تاویل کام نہیں آتی سوال علمی در اس کتاب کے مطلب کو سمجھنے نہیں
 جواب ساکنان بگو جو علم و فضل کا دعویٰ کرتے ہیں یہ لوگ علمائے در اس کے خلاف کر کے
 کچھ ایک علم حاصل کئے اور نظر کرنے والے علمائے نامدار و فضلاء عالی وقاب کے علم کے انہوں
 حصہ علم ہی ان لوگوں کو حاصل نہیں اور جب وہ علمائے موصوف اس مہدی کتاب کے مطلب کو
 نہ سمجھیں تو کیا یہ لوگ سمجھ گئے جواب دوسرے اہم مسلم کے علمائے در اس کتاب کے
 مطلب کو نہیں سمجھتے کیا علمائے دہلی اور علمائے کابل اور علمائے مکران علمائے مکران کے کافر کہے ہیں
 وہ ہی اس کے مطلب کو نہیں سمجھتے جواب تیسرے علمائے دین جب مطلب اسکا نہیں سمجھتے
 تو کیا گاؤں قصابان اور پیش کے سپاہیان اسکا مطلب سمجھ گئے جواب چوتھا وہ ہندی
 بہ بی عوام الناس اس کے مطلب کو سمجھ کر اس پر عمل کر سکیں جب علماء اس کے مطلب کو نہ سمجھیں تو
 عوام کو نہ سمجھیں گے اور جب عوام اس کو نہ سمجھیں تو کتاب مذکور سے پرہیز کرنا واجب ہے جواب
 پانچواں جو مصنف تغویت الایمان ابتداء میں اس کتاب کے لکھا ہی قول اللہ صاحت نے
 فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں یائین بہت صاف صریح ہیں انکا سمجھنا مشکل نہیں انہی جب قرآن
 شریف کا سمجھنا مشکل نہوا تو کیا وہ ہندی کتاب سمجھنا مشکل ہوا سوال تغویت الایمان میں
 تمام آیات قرآنی و احادیث نبوی لایا ہی اگر اس کتاب کو بری کہیں یا اس کتاب کا انکار کریں
 تو قرآن و حدیث کو برا کہنا اور قرآن و حدیث کا برا کہنا اور قرآن و حدیث کا انکار کرنا لازم
 آتا ہی جواب اول قرآن شریف کلام الہی ہی اور حدیث شریف کلام نبوی اور یہ فقہاء و
 کاتبوں کی بلکہ تغویت الایمان اس کے مصنف کا کلام ہی جو اپنے ذہن کے تیزی سے نکالا ہی کہیں
 سوا حق اور کہیں مخالف جواب دوسرا دباہون کے مکروں سے یہہ ہی ایک کبر ہی کہہ کر
 تغویت الایمان کو بری کہیں تو قرآن و حدیث کو برا کہنا ہرگز لازم نہیں آتا کہ لے کر اقصیٰ

کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے مقدمہ میں انکار کرتے ہیں اور کوئی دیکھنے کا اعتقاد رکھتا
 تو اس کو گمراہ کہتے ہیں اور اپنے دعویٰ پر قرآن کی دلیل لاتے ہیں دلیل اول قولہ تعالیٰ
 قال رب ارنی النظر الیک قال لن ترانی ولكن انظر الی الجبل الخ یعنی کہے موسیٰ
 علیہ السلام اے رب میرے دیکھا تو میرے تین ذات پاک کو تیرے دیکھوں گا میں ذات کو تیرے
 فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں دیکھ گیا تو اے موسیٰ اور لیکن دیکھ تو طرف پہاڑ کے اور دلیل دوم
 قولہ تعالیٰ لا تدرك الا بصار وهو يدرك الا بصار یعنی نہیں اور
 کرینگے اس کو بصیر تان اور وہ اللہ تعالیٰ اور اک کرنا ہی بصارتوں کو اور اس طرح ہر بہتر
 والے اپنے اپنے دعویٰ پر دلیل حدیث و قرآن کو لاتے ہیں اب خیال کیا جائے باوجود قرآن
 شریف و حدیث لائیکے اونکے مذہب اور کتابوں کو باطل کر کے اہل سنت و جماعت حکم
 فرمائے ہیں اور باطل کہنے سے انکے کتابوں کو قرآن شریف کو باطل کہنا لازم نہیں آتا یہی
 طرح تقویت الایمان کو باطل کہنے سے قرآن و حدیث کو باطل کہنا لازم نہیں آتا جواب تیسرا اقوال
 الایمان میں جو آیات و احادیث کہ لایا یہی دے حق میں لیکن بعض بعض جائے معنی انکا خلاف
 کیا اور بعض جائے برابر مگر حسن جن لفظ بزرگ فائدہ جو بیان کیا اس فائدہ میں اہل سنت و جماعت
 کے خلاف کیا اور بعض بعض جائے جو قرآن و حدیث میں نہیں سو باتان اپنے طرف سے بڑا دیا
 جیسا کہ اوپر مذکور ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب مولانا شاہ محی الدین صاحب مرحوم دیوبند قدس سرہ کے صاحب
 مجدد سید عبداللطیف المعروف بمحی الدین ذوقی کتاب باب النجات میں تحریر فرمائے ہیں
فصل دوازدہم در نماز تراویح در ماہ رمضان بعد نماز عشا بیت رکعت بدو سلام پیش از
 و تراجماعت سنت مودہ است و نیز قرآن و تراویح دشیندن یکبار و اگر قرآن و تراویح ختم کرد
 یقیناً شہر تراویح ساقط نہیں و وہو الصبح و اگر در ہر رکعت از تراویح دہ آیت بخواند قائم مقام ختم
 شود بر قول اصح بعد از چہار رکعت مقدار یکے کہ چہار رکعت ہو چہ سنت ادا تو اس سن نہیں سنت

وعلما کے شرح برائے آن تسبیح مقرر کردہ اند تسبیح اول اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ واین
 تسبیح را بعد دعا کہ اینست اللهم اننا نستدک للجنة والروضة وصافیهما ونعوذ بک من النار
 الخ بنام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدین کلمات نامزد کردہ البدن مرحوم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم الخ تسبیح دوم اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم صلی اللہ علیہ
 واین تسبیح را بعد از دعا بنام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ خلیفہ رسول
 بالتحقیق الخ تسبیح سوم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ الخ واین تسبیح را بعد
 بنام حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ مزین المسجد والمنبر و
 المحراب الخ تسبیح چهارم سبحان اللہ بحمد سبحان العلی العظیم الخ واین تسبیح بعد بنام
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ جامع القرآن کامل الحیاء والايمان الخ
 تسبیح پنجم استغفر الله استغفر الله استغفر الله العلی العظیم الخ واین تسبیح بعد عابنم
 حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بدین کلمات نامزد کردہ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب
 والغرائب الخ و بعد ہر دو گانہ اولی این کلمات مقرر کردہ فصل من اللہ ونعمة و مغفرة
 و رحمة الخ اور صاحب در مختار وغیرہ مطلق تسبیح کے قابل ہیں اور صاحب رد المحتار اور
 طحاوی تسبیح مقیدہ کے مقرر ہیں جب کہ کہے فیقال ثلاث مرات سبحان ذی الجلال
 والملکات الخ اور اس طرح ہی غایتہ الاوطار ترجمہ در المختار میں پس صاحب کے جو کچھ زبان
 ورازی کیا ہی ہے البنا ہوں میں بے ادبی کیا ہی ہے **○** برکت الہی سخن بروی خود بہت
 مفید بروی فلک بروی خود بہت بہ جو قوی کہ تقدیر سبحات تراویح میں مرقوم ہوا تھا جانب سے
 راقم فتویٰ کے تھا بلکہ مستند حوالہ کتب سے تھا پس ہر مومن کو فرد ہی خصوصاً جو لوگ کہ خدا
 مولانا شاہ محی الدین صاحب مرحوم دیوبند کے مرید ہو یا معتقد یا شاگرد یا شاگرد مرید ہوں
 کو قبول کرے اور عمل پیرا ہر نہ کہ جناب مرحوم سے عقائد رکھے اور ان کے جامعہ کے جانب
 سے ادبی کرے ۔ باقی برائے خدا شاہ اللہ تعالیٰ جناب میں خیر

بابرکات کے یہ خادم دین رسول الثقلین عاصی احمد حسین جو تلامیذوں سے مولانا مولوی زاہد حسین صاحب
 قادری مدظلہ العالی کے ہی التماس کرتا ہے کہ بندہ نے اس رسالہ کا جو نام {حفاظت الایمان عن قرآن شریف} رکھا ہے اور
 اس میں اعتراضات مولانا موصوف کے اور جوابات حضرت محمود صاحب پارچہ فروش کے مندرجہ
 رد داخل کیا ہے جس سے ہر معترض لکھا جاتا ہے اس کو مولانا مولوی زاہد حسین صاحب قید مراد
 ہیں اور جس جائے مجیب لکھا جاتا ہے اس سے حضرت محمود صاحب پارچہ فروش مراد ہیں حاصل
 کلام اس رسالہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرما دیں تعصب و حسد کو راہ ندین تاکہ حق و باطل خوب متکشف
 ہو جاوے اور یہ عاصی رسالہ مذکور تیار ہو چکے بعد چند اوراق دیکھا نام جنکا غلبہ الموصدین بالکسر کیا
 گیا ہے جس کے سابق میں نہایت التکرین ایک کاغذ کا نام رکھا تھا بعد از اس کے قلعی کہو لے گئی
 اس طرح اسکی بھی قلعی کہو لے جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ غرض اس میں بہت سے خلاف واقع
 اور جہوت باتیں لکھے گئے ہیں اور بہت سے باتیں جس سے حضرت محمود صاحب پارچہ فروش کے
 نادانستگی اور بوج گوئی ظاہر ہوتی ہے مطلق چھوڑ دی گئیں اور اس روز کے بحث میں بالکل
 جواب سے تنگ آنے تھے مگر بتائید نبیؐ خان عالم خان جو سخیل مذہب ضالہ کا تھا اپنی
 نے جواب دیا اور اس کا رد بھی بخوبی ہوا اس کاغذ کے دیکھنے سے اور ایک لطیفہ نظر آیا وہ یہ کہ
 بعض لوگ تقویۃ الایمان جو اپنے کو پوشیدہ رکھتے تھے لیکن وہ مذہب و لگا بلوی و عجمی ہونیکے
 سبب سے علانیہ اس کتاب تقویۃ الایمان کی تعریف اونکے زبان سے وقوع میں آئی اور
 اونکے مذہب ضالہ کے طرف سے اونکو جناب کا خطاب بھی مرحمت ہوا۔

ابھی تمام امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو توفیق نیک دے اور اس سال کو اونکی برائی کا
 سبب کہہ دے ان آمین یارب العالمین بحق محمد شفیع المذہب صلی اللہ علیہ والہ الطاہرین و صیبا المصابین

اصحیح

